

از ڈاکٹر محمد حنیف صاحب شعبہ دینیات، اسلامیہ کالج پشاور

حضرت مولانا حافظ عبدالغفور پشاوری قدس سرہ

مولانا عبدالغفور حضرت سید آدم بنوری کے خلیفہ اعظم اور حضرت سعدی لاہوری کے مقبول و منظور نظر مرید تھے۔ آپ کا اسم گرامی عبدالغفور اور پدر عالی قدر کا نام شیخ محمد صالح تھا۔ مولانا کشمیری، مسکن پشاوری طریقہ نقشبندی اور حسیا جامع الکلمات ولی اللہ تھے۔

۱۰۵۲ھ کو کشمیر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ایام طفولیت ہی سے جبین مبارک سے رشد و سعادت کے

۱۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے مولانا عبدالغفور کے والد بزرگوار کا نام "محمد صالح" بتایا ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء ج ۱ مطبع نول کشور ۱۲۸۳ھ ص ۶۵۵) مرزا آفتاب بیگ اور اعجاز الحق قدوسی نے بھی یہی نام تحریر کیا ہے۔ (تحفۃ الابرار مطبع رضوی دہلی ۱۳۲۳ھ ص ۳۳، تذکرہ صوفیائے سرحد مطبع عالیہ لاہور ۱۹۶۶ء ص ۲۱۷) عبدالحلیم اثران کا نام صالح محمد بتاتے ہیں (روحانی رابطہ مطبوعہ منظور عام پریس پشاور ۱۹۶۵ء ص ۶۶۳) جناب مولانا امیر شاہ قادری نے عبدالحلیم اثر اور پیام شاہ جہا پوری نے مولانا موصوف کی پیروی میں صالح محمد نام لکھا ہے (علماء و مشائخ سرحد مطبوعہ اتحاد پریس لاہور ۱۹۶۴ء ج ۱ ص ۶۸) تذکرہ شاہ محمد غوث مطبوعہ دین محمدی پریس لاہور ۱۹۶۵ء ص ۱۶۰) راقم کے نزدیک روحانی رابطہ میں صالح محمد نام کا تب کے سہو قلم کا نتیجہ ہے اور اس باب میں غلام سرور لاہوری کے بیان کو ترجیح حاصل ہے۔ کیونکہ ان کی کتاب میں رقم شدہ حضرت حافظ کے حالات معاصرین کی مستند تصانیف سے ماخوذ ہیں۔ واللہ اعلم

۲۔ مولانا امیر شاہ قادری نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۰۵۲ھ بتائی ہے (علماء و مشائخ سرحد ص ۶۸) پیام شاہ جہا پوری نے بھی یہی تاریخ تحریر کی ہے (تذکرہ شاہ محمد غوث ص ۱۶۰) مگر عبدالحلیم اثر نے آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۰۴ھ قلم بند کی ہے (روحانی رابطہ ص ۶۶۳) چونکہ ان حضرات میں سے ایک نے بھی ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے اس لئے راجح و مرجوح کا فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ راقم الحروف نے صرف قدامت کی بنیاد پر "علماء و مشائخ سرحد" کے بیان کو اختیار کیا ہے۔

آثار تابان و ہویا تھے۔ اولیاء اللہ کے ہاں قرب و قبولیت کا ثمر حاصل تھا۔ اور قلب چونکہ ابتداء ہی سے زبرد و رعب کی طرف مائل تھا اس لئے صغیر سنی ہی سے عمر عزیز کے لمحاتِ بابرکات اپنے خالق و مالک کی عبادت و طاعت میں صرف فرماتے رہے۔

آپ کو قرآن کریم کے ساتھ بے حد محبت تھی اور حفظ قرآن کے شوق سے مغلوب تھے یہی وجہ ہے کہ رحمن و رحیم خدا نے آپ کا سینہ بے کینہ قرآن مجید کی تلاوت کی دولت بے بدل سے مالا مال فرمایا خود فرماتے ہیں کہ

لڑکپن میں مجھے آشوبِ چشم کا مرض تھا اور ان ایام میں میں قرآن حفظ کرتا رہتا اس لئے اکثر حضرت سید علی ہمدانی کی خانقاہ میں حاضر ہوتا اور حصولِ مطلوب کے لئے دعا کرتا۔ چنانچہ ایک بار خواب میں دیکھا کہ سید موصوف ایک تخت پر چلوانہ افروز ہیں اور میں دو اور لڑکوں کے ساتھ تخت کے سامنے کھڑا ہوں اور کہتے ہیں اور ہم تمہارے شاگرد ہیں۔ پس کہ حضرت سید ہم کو مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ

” اُری شما شاگردانِ ما سید“ ہاں تم ہمارے شاگرد ہو۔

فرماتے ہیں کہ واقعہ کے ظہور کے بعد اللہ کے فضل و کرم سے قرآن کریم ازبر ہوا۔

حضرت حافظ صاحب کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد محترم کے سایہ عافیت میں ہوئی۔ وہی علوم اور حفظ قرآن سے جب فراغت حاصل کر لی تو مشائخِ صوفیہ کی تلاش میں رخت سفر باندھ کر روانہ ہوئے۔ پہلے کشمیر اور سرزمینِ پنجاب میں گھوم پھر کر صوفیائے کبار سے ملاقاتیں کیں ان کی صحبتوں سے فیض پایا۔ اس کے بعد

۱۔ حضرت میاں محمد عمر چمکتی (م ۱۱۹۰ھ) لکھتے ہیں کہ از صغیر آثار سعادت از جہین لاسخ و از اوان صبی شرف قبول بزرگانِ رادریافتہ اند (ظواہر السرائر (قلمی) از میاں محمد عمر چمکتی ۱۱۱۲ھ ص ۵۸۴)

۲۔ ظواہر صفحہ ۵۸۴، خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۶۵۴۔ حضرت سید علی ہمدانی قادری قدس سرہ۔ شاہ شہاب الدین بن محمد ہمدانی کے فرزند تھے آپ ۷۱۴ھ کو پیدا ہوئے۔ اشاعت و ترویج دین کے سلسلے میں ۷۸۱ھ میں کشمیر میں ورود مستعد فرمایا۔ ۸۶ھ کو مقام کبیر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ اپنے پیرومرشد حضرت شیخ شرف الدین محمود کی ہدایت پر ربیع مسکون کی سیروسیاحت فرمائی تھی۔ آپ کا مزار کشمیر و بدخشاں کی سرحد پر واقع مقام ختلان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے (مزید تفصیلات کے لئے تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی لاہوری۔ خزینۃ الاصفیاء ج ۱ اور تحفۃ الابرار ملاحظہ فرمائیں ۷۴ ظواہر السرائر ص ۵۸۴۔ حضرت حافظ عبدالغفور بچپن میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ بابا عبدالکریم کشمیری کے مزار پر بھی تشریف لے جاتے اور فاتحہ خوانی کرتے۔ بابا عبدالکریم کا شمار کشمیر کے اولیائے عظام میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار محلہ فتحگدل میں واقع ہے (ظواہر ص ۵۸۶۔ خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۶۵۴)

صوبہ سرحد کی جانب کوچ کیا۔

پشاور میں آمد حضرت حافظ نے جب پشاور میں ورود فرمایا تو فضا سے کارا اس دور کے نامور صا حب
جذب و کرامت بزرگ حضرت مولانا محمد اسماعیل خوردہ فروش کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ ان کی صحبت سے بہت متاثر
ہوئے، بیعت کا ناٹھ جوڑا اور حلقہ مریدین میں شامل ہو گئے۔

حضرت سعدی لاہوری کے ساتھ | حضرت سعدی لاہوری کی صحبت میں حضور اور اس جناب سے اذن
ملاقات اور بیعت و خلافت

خلافت پانے کا بیان کرتے ہوئے آپ خود فرماتے ہیں کہ:-

"سبب وصول و پیوستگی بہ آل حضرت این بود کہ مادر مبادی حال بمولانا حاجی محمد اسماعیل علیہ الرحمہ خوردہ فروش
ارادت کریم و اخذ این طریقہ بعینہ نمودم پس بتقریبیہ بہ لاہور رفتیم و در آن فرصت مولانا حاجی محمد اسماعیل
نیز در لاہور بودند بنا بر نسبت ارادت کہ بہ ایشان داشتیم اکثر اوقات شرف ملازمت ایشان را درمی
یافتیم۔ روزی مولانا حاجی فرمودند کہ ما برائے دیدن حضرت ایشان می رویم تو نیز ہمراہ باشتی و چوں در پیش آل
حضرت رفتیم مولانا حاجی بسیار التفات کردند و بغایت رعایت نمودند۔"

۱۰ حضرت مولانا حاجی محمد اسماعیل حضرت شیخ سعدی لاہوری کے خلیفہ اعظم اور باکمال ولی اللہ تھے۔ پشاور شہر میں
کریا نہ فرزندشی کا کاروبار کرتے تھے اور اس کا رویار کو قبلاہ حال و قال کا ذریعہ بنایا تھا۔ حرمین شریفین کی زیارت سے
مشرق تھے اور سفر حج میں بغداد، کربلائے معلیٰ، بسطام اور بخارا کے بہت سے مشائخ عظام سے فیض پایا تھا۔
۱۱۰۹۶ میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں حضرت سید آدم بنوری کے ممتاز خلیفہ یا محمد گل دہاری کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ بعد
ازاں حضرت سعدی لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر درجہ کمال پر فائز ہوئے۔ حضرت سعدی کے ساتھ پہلی ملاقات
کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"در آتنائے سخناں تصرفے بکار ہر وند کہ من خود را از اسوی اللہ فارغ و معطل یافتیم"

آنچہ زرمی شود از خاصیتش قلب سیاہ | کیمیائست کہ در حضرت درویشان است
۱۱ جمادی الثانی ۱۱۱۱ھ کو وفات پائی آپ کا مزار پشاور شہر میں حافظ عبد الغفور کے پہلو میں واقع ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ظواہر ص ۵۵۲، ۵۵۹، ۵۶۲، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷

یعنی آل حضرت (سعدی لاہوری) کی صحبت میں وصول و پیوستگی کا باعث یہ ہوا کہ میں ابتداء سے حال میں مولانا حاجی محمد اسماعیل خورہ فروش کا مرید ہوا اور ان سے یہ طریقہ علیہ (نقشبندیہ) اخذ کیا۔ پس ایک مرتبہ میں کسی کام کے لئے لاہور گیا۔ اس فرصت میں مولانا حاجی بھی لاہور میں تھے ان سے نسبت ارادت کی بنا اکثر اوقات ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتا۔ ایک دن مولانا حاجی نے فرمایا کہ ہم حضرت ایشیاں (سعدی لاہوری) کی ملاقات کے لئے جاتے ہیں تم بھی ہمارے ساتھ چلو (چنانچہ روانہ ہوئے) اور جب ہم حضرت سعدی کے سامنے آئے تو مولانا حاجی کے ساتھ بہت محبت کا اظہار کیا اور غایت رعایت سے سرفراز فرمایا۔

فرماتے ہیں کہ جب مولانا حاجی نے واپسی کے لئے اجازت چاہی تو حضرت سعدی فرماتے لگے۔

”باشیدنا وقتیکہ طعام ساختہ ومہیا شود پس چیزیں بخورید و روید

یعنی ابھی رہیں جب تک کہ کھانا تیار ہو جائے تھوڑا سا کھا لیجئے پھر جائیے گا۔

مولانا حاجی نے معذرت کی چنانچہ حضرت سعدی نے اجازت دے کر یہیں رخصت فرمایا۔

فرماتے ہیں کہ

”در آن محل بہ خاطر رسید کہ مشائخ ہندوستان عجب مردم اند کہ آنچہ کم و بیش حاضر با شد در پیش نمی کنند و می گویند کہ باشیدنا وقتیکہ طعام ساختہ شود و مہیا گردد... من بدین بہت خبیہ تا خوش شدم و این روش ایشیاں را پسندیدیم اما این خواطر خود را بہ کسی نہ گفتیم“

یعنی اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مشائخ ہند بھی عجیب لوگ ہیں کہ ماحضہ مکان کے سامنے نہیں لاتے اور کھانے کی تیاری تک انتظار کے لئے کھتے ہیں... میں اس وجہ سے بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور آپ کی اس روش کو پسند نہ کیا۔ مگر جب ان خیالات و وساوس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا۔

اس کے بعد میں کبھی کبھار آپ کے پاس آتا کچھ عرصہ اسی حال میں گزار گیا۔ اس دوران ہر صادر و وارد سے آپ کے اوصاف و لایبت اور کمالات کے بارے میں سنتا ہذا نفع و فیتل کے حصول کی امید میں دوبارہ آپ کی خدمت میں کثرت سے آمد و رفت کرنے لگا۔ اس طرح چند سال گزار گئے مگر پھر بھی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ چنانچہ ایک روز مولانا حاجی سے عرض کی کہ:-

”در صحبت حضرت ایشیاں چند سال آمد و شد کردم و اصلاً بنفعی نرسیدیم“

حضرت مولانا نے میری شکایت سن کر سخت تنبیہ فرمائی اور اہل اللہ کے بارے میں بدگمانی کرنے سے اجتناب کی

تاکید کی۔ کیونکہ از روئے کشف ان پر میری حالت منکشف ہوئی تھی چنانچہ فرمانے لگے کہ :-
 ” در اول بار کہ با ما رفتی و مشرف بہ شرف ملازمت حضرت ایشان شدی چوں در وقت برخواستن
 آنحضرت فرمودند کہ اگر باشید تا وقتیکہ طعام ساخته شود... ازیں سخن آل حضرت دل تنگ شدی
 و مشائخ ہند را یہ دون ہمتی منسوب ساختی پس، جہتہ این خواطر در صحبت آل حضرت در تو کشائے
 پدید نیاید“

پہلی بار جب تم ہماری معیت میں گئے اور حضرت سعدی کا شرف صحبت حاصل کیا۔ رخصت ہوتے وقت
 جب آل حضرت نے فرمایا کہ کھانے کی تیاری تک انتظار کرو۔ آپ کی اس گفتگو سے تیرے دل میں قلق پیدا
 ہوا۔ اور اس بنا پر مشائخ ہند کو کم ہمت خیال کیا ان خواطر و خیالات کے باعث ان کی صحبت سے
 تیرے دل میں کوئی کشائش پیدا نہیں ہوئی۔
 فرماتے ہیں کہ :-

” من انال خواطر تائب و مستغفر شدم و باز بعجز و انکسار و افتقار بسیار در صحبت
 آل حضرت آمد و شد میکردم“

میں ان خیالات و خواطر سے تائب و مستغفر ہوا اور اس کے بعد انتہائی عجز و انکسار اور بے حد افتقا
 کے ساتھ آل حضرت کی خدمت میں آمد و رفت کرنے لگا۔
 فرماتے ہیں کہ :-

” بعد ازاں کہ با مولانا اسماعیل کرت اولی ملازمت آل حضرت کردہ ہوم ہفدہ سال در اول آل حضرت
 یاد و راہ نیافتم و در خود کشائے ندیدم پس از ہفدہ سال التفات خاطر مبارک بن گاشتند و
 بہ نظر عنایت مخصوص کردند“

اس کے بعد جب کہ مولانا اسماعیل کے ساتھ پہلی مرتبہ آل حضرت سے ملا تھا۔ سترہ سال آل حضرت کے دل میں
 میں نے کوئی یاد و راہ نہ پائی اور اپنے اندر کوئی کشائش نہ دیکھی۔ پس سترہ سال کے بعد آل حضرت میری طرف
 ملطف ہوئے اور نظر عنایت سے مجھے مخصوص فرمایا۔

افن و خلافت پانے کے بعد پشاور	حضرت سعدی سے مجاز و مرخص ہو جانے کے بعد آپ واپس صوبہ
میں قیام اور سلسلہ ارشاد و ہدایت	سرحد تشریف لائے۔ اور پشاور شہر کو ارشاد و ہدایت کا

لے ظواہر ص ۵۸۰، ۵۸۱ سے ایضاً

مرکز ہنا کر اصلاح معاشرہ کی ایک منظم مہم کا آغاز کیا۔ آپ بذاتِ خود اور آپ کے مریدین و متبعین دعوت و تبلیغ کے لئے گاؤں گاؤں اور قریب قریب پھرتے، امر بالمعروف کرتے اور لوگوں کو منکرات اور خلات شرع امور و رسوم سے منع فرماتے۔

خانقاہ اور ننگر خانے کا قیام | حضرت حافظ نے طالبانِ حق کی تعلیم و تربیت اور ارشادِ تلقین کے لئے ایک خانقاہ قائم فرمائی جس کے فیوض و انوار نے صد ہا رنگ آلود قلوب کو صیقل کر دیا۔ اور آپ کے آفتابِ عرفان سے بے شمار لوگوں کے تاریک سینے منور ہو گئے۔ خانقاہ کے ساتھ آپ نے ایک ننگر خانے کا بھی بندوبست کیا جہاں سینکڑوں بھوکے پیٹ بھر کر کھانا کھاتے اور بیسیوں برہنہ و محتاج لوگوں کو کپڑے ملتے تھے۔ حضرت شاہ محمد غوث قادری کا بیان ہے کہ:-

حضرت حافظ عبدالغفور پشاور می... مدام در خدمت مساکین و مسافرین مشغول ماندے و قریب پان صد کس ہر روز در مطبخ وے طعام می خوردند و دیگران دے گاہے سرد نمی شد و خدام عالی مقام از صبح تا شام در پختگی طعام و تقسیم آل مصرف می ماندند و شیخ سوائے طعام بحاجت منداں نقد و لباس ہم مرحمت می فرمودند و این ہمہ خرچش "سوائی دخل ظاہری صرف از خزانہ غیب بود"

حافظ عبدالغفور پشاور می ہمیشہ مساکین اور مسافروں کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ کے ننگر خانے سے تقریباً پانچ سو آدمی روزانہ کھانا کھاتے۔ آپ کے باورچی خانے کا چولہا کبھی ٹھنڈا نہ ہوتا اور آپ کے خدام صبح سے شام تک کھانا پکانے اور اس کی تقسیم میں مصروف رہتے اور شیخ (عبدالغفور) کھانا دینے کے علاوہ ضرورت مندوں کو کپڑے اور نقدی بھی مرحمت فرماتے اور یہ تمام خرچہ دخل ظاہری کے صرف خزانہ غیب سے تھا۔

اخلاق و عادات | حضرت حافظ پابندِ شریعت، نہایت پاکیزہ، متقی اور اوصافِ حمیدہ سے متصف بزرگ تھے۔ سرِ اعظم حضرت مولانا محمد یحییٰ المعروف بہ حضرت جی انک فرمایا کرتے تھے کہ

"اگر کسے خواہد کہ دے را ببیند کہ درال بغض و عداوت و کینہ و بدی مسلمانان جای نمی گیرد بہ پشنا و رود کہ آل دے حافظ عبدالغفور است"

اگر کوئی چاہے کہ ایسا دل دیکھے جس میں مسلمانوں کے لئے برائی، کینہ اور بغض و عداوت نہ ہو تو وہ پشاور جائے دیکھوں کہ وہ حافظ عبدالغفور کا دل ہے۔

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | آپ خود بھی سنت رسول کے سخت پابند تھے اور دوسروں کو بھی
اور دعوت الی الحق اس کی تاکید و تلقین فرماتے اگر کوئی شخص حضور اکرم کی سنت مطہرہ
کی پابندی نہ کرتا تو آپ اسے سمجھاتے اگر نہ سمجھتا تو پھر سختی کرتے اور اس معاملہ میں کسی بڑے سے بڑے
آدمی کی بھی پروا نہ کرتے۔ آپ بلا امتیاز معاشرہ کے ہر طبقہ کے افراد کی، خواہ عوام ہوں خواہ خواص کیسے
اصلاح فرماتے اور صراطِ مستقیم کی دعوت دیتے۔ حضرت میاں محمد عمر چکینی (م ۱۹۰) فرماتے ہیں کہ
"حافظ عبدالغفور از جملہ مقبولان حضرت ایشاں اندرو پیوستہ شکست نفس و فرشتی شعا
ایشان است و خود را هیچ چیز در نمی آرند و باکہ و مہ با وضع و شریف با خور و بزرگ و
با فقیر و غنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر و اعلا کلمۃ الحق از اوصاف مرآئینہ ایشان است،"
حافظ عبدالغفور حضرت سعدی کے منجملہ مقبول اصحاب میں سے تھے۔ فرودستی اور تواضع آپ کا شعار ہے
اپنے آپ کو کچھ شمار نہیں کرتے، ہر چھوٹے بڑے، وضع و شریف اور فقیر و غنی کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرنا اور اعلائے کلمۃ الحق آپ کے پسندیدہ اوصاف میں سے ہے۔

خیرت خلق اور غر با پروری | خیرت خلق آپ کا شعار تھا اور غر با و مساکین کے ساتھ بہت محبت کرتے
اپنے مواظپ میں حکام وقت اور مالدار طبقہ کو محتاجوں کی حالت زار پر خاص کر توجہ دلاتے اور انہیں تاکید کرتے
کہ تمہارے مال میں نادار لوگوں کا حق ہے۔ پر ایا حق نہ کھاؤ۔ تمہارے مال میں محتاجوں کا حصہ خدا نے مقرر فرمایا
ہے۔ وہ غالب اور طاقت ور ہے۔ اگر یہ لوگ تم سے اپنا حق لینے پر قادر نہیں تو وہ طاقت ور یا دشاہ
تم سے ان کا حق لینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور قبل اس کے کہ خدا ان لوگوں کی حق تلفی پر تمہیں سزا دے بہتر
یہ ہے کہ تم حقداروں کو ان کا حق پہنچا دو۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی گاؤں اور
ایک ہی محلہ میں ایک آدمی دولت مند ہو وہ عیش و عشرت کرے اور اس کے پڑوس میں محتاج اور نادار
رگ افلاس اور تنگ دستی کی زندگی بسر کریں۔

جہاد و ریاضت اور عشق الہی | حضرت حافظ عبدالغفور ایک عابد و زاہد اور شب زندہ دار
بزرگ تھے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف کوئی دھیان نہ دیتے۔ سید محمد غوث لاہوری کا بیان ہے کہ حافظ عبدالغفور
پشاور میں تمام شب بچس نفس و مراقبہ می گذرانید و التفات بہ دنیا و اہل دنیا نہ داشت بلکہ
حضرت حافظ عبدالغفور پشاور میں پچیس دم اور مراقبہ میں بسر کرتے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف کوئی التفات

نہ کرتے۔ آپ ہر وقت محبت الہی میں مستغرق رہتے۔ عشق خداوندی کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی کوئی آیت ان کے سامنے تلاوت کرتا یا لفظ "اللہ" زبان پر لاتا تو بے اختیار رونے لگتے۔ اور قلب پر اضطرابی کیفیت طاری ہو جاتی۔ شاہ محمد غوث فرماتے ہیں۔

"در عشق الہی بدیں آگاہی می گذرانید کہ کسے آیتے از آیات قرآن رو بر سے دے می خواند یا لفظ اللہ بر زبان می آورد کہ یہ واضطرار بہ حافظ طاری می شود۔"

حضرت شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور
حافظ عبد الغفور کا ربط و تعلق
حضرت شیخ محمد یحییٰ (متوفی ۱۱۳۳ھ) حضرت حافظ کے ساتھ
بہت پیار و محبت رکھتے۔ حضرت میاں محمد عمر چمکنی فرماتے

ہیں کہ:

"کرتے فقیر راقم اس حروف بدریافت ملازمت سر اعظم خدمت حضرت مولانا بہ انگ رفتہ بودم
وچوں بہ پیشا و مرجعت کردم سر اعظم عصائی دادند و فرمودند کہ این عصا را بعد از سلام ما بہ حافظ
عبدالغفور علیہ الرحمۃ والرضوان رسائی چوں پیش حافظ جیو آوردم حافظ جیو تو وضع نمودند و آل عصا را
بچشم ما بیدند و گفتند چہ می دانی کہ ایشان آل عصا را بہر چہ بہ من فرستادند وہ بہ چہ اشارت کردند فقیر
گفتم کہ نمیدانم گفتند کہ این عصا را فرستادہ اند اشارت بہ استقامت کردہ اند یعنی استقامت باید کرد
خلفا و مریدین | حضرت حافظ ایک فیض بخش پیر و مرشد تھے۔ ہزاروں لوگ آپ کے آستان فیض رسال
سے مستفید ہوئے مگر افسوس کہ صوبہ سرحد کے دیگر بہت سے علماء و مشائخ کی طرح ان کے حالات بھی پردہ
خفا میں ہیں۔ راقم ان میں سے جن حضرات کے بارے میں معلومات حاصل کیے چکے ان کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔
۱۔ قاضی القضاة حضرت شیخ عبدالسلام کشمیری | حضرت شاہ مسعود کشمیری کے فرزند و لبند تھے۔ حضرت
حافظ کے اکابر خلفا میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اپنے دور کے ایک عالم و فاضل متقی اور نہایت فیاض بزرگ
تھے۔ صاحب خزینۃ الاصفیاء کا بیان ہے کہ

خواجہ عبدالسلام کشمیری مجددی از اکابر خلفائے حافظ عبدالغفور پیشا ورمی ست۔ جامع علوم ظاہری و
باطنی بود و با وجود دولت ظاہری کہ واسطہ و کالت شاہی در کشمیر داشت و جاگیر دار و منصب دار بود لمحہ
انہ یاد خدا غافل نمی ماند کثیر از اہل حاجات دینی و دنیوی بر دروازہ فیض آوازہ دے ہجوم می آورد و دے
بِحاجت روای بہر یک می پرداخت و احدے را نا امید نمی گردانید تھے

۱۱۷۱ء میں آپ کا وصال ہوا۔ اپنی خانقاہ گوجر واڑہ کشمیر میں مدفون ہیں۔ آپ کے خلیفہ حضرت شرف الدین کشمیری نے اپنی کتاب "روضۃ السلام" اور مولوی ابوالحسن سید محمد نے "تحفۃ السلام" میں آپ کے حالات و مناقب پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے!

۲۔ حضرت شیخ شاہ مسعود کشمیری | حضرت عبدالسلام کشمیری کے والد ماجد شاہ مسعود کشمیری کو بھی حضرت حافظ کا شرف ارادت حاصل تھا۔ آپ نے پشاور میں وفات پائی۔ اور اپنے پیر و مرشد کے مقبرہ میں مدفون ہیں۔

۳۔ شیخ عبدالکریم کشمیری | آپ شیخ شاہ مسعود کے صاحبزادے اور شیخ عبدالسلام کے برادر اصغر تھے۔ مفتی غلام سردر لاہوری لکھتے ہیں کہ "برادر خورد و شیخ عبدالکریم جامع کمالات صوری و معنوی بود۔"

۴۔ حضرت شیخ محمد علی | کابل کے رہنے والے تھے آپ اور آپ کے بھائی شیخ احمد علی حضرت حافظ کے منظور نظر مریدین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت میاں محمد عمر حکیم نے فرماتے ہیں کہ شیخ محمد علی و شیخ احمد علی "از متوسلان و مقبولان حضرت حافظ جیو علیہ الرحمۃ اند"۔

۵۔ شیخ شجاعت خان | حضرت شیخ شجاعت خان جلال آباد کے رہنے والے تھے آپ حافظ موصوف کے مشہور مرید و خلیفہ گذرے ہیں۔

۶۔ مذکورہ حضرات کے علاوہ حضرت شاہ محمد غوث قادری پشاوری ثم لاہوری (م ۱۱۵۲ھ یا ۱۱۷۷ھ) نے بھی آپ کی صحبت یا برکت سے اکتساب فیض فرمایا تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

"چوں فقیر را طلب راہ مولیٰ بسیار بود در آن وقت حافظ عبدالغفور کشمیری نام عزیز در طریقہ نقشبندیہ صاحب اثر بود۔ اکثر در صحبت ایشان می رفتم۔ چونکہ فقیر کو اپنے مولاد آقا کی راہ کی طلب و جستجو بہت زیادہ تھی اس وقت ^{شاور} شہر میں حافظ عبدالغفور کشمیری طریقہ نقشبندیہ کے ایک صاحب اثر بزرگ تھے میں اکثر ان کی صحبت میں آمد و رفت کرتا تھا۔ وفات | حضرت حافظ عبدالغفور نے مخلوق خدا کے عقائد و اعمال کی اصلاح کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا ہوا تھا۔ بالآخر اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں ۱۲ شعبان ۱۱۱۶ھ ۱۷۰۴ء کو دار فنا سے دار بقا کی جانب کوچ کر گئے۔ آپ کا مزار پشاور چھاؤنی تھانہ شرقی کے سامنے واقع ہے پشاور شہر کے مشہور مزارات میں شمار ہوتا ہے ع خدامت کندہا میں عاشقان پاک طینت

۱۔ نظام ص ۵۹۳ تا ۵۹۶ لے ایضاً لے رسالہ غوثیہ از شاہ محمد غوث ص ۱۰۵ لے حضرت شاہ محمد غوث کے مفصل حالات کے لئے

تذکرہ شاہ محمد غوث ملاحظہ فرمائیے لے خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۶۵۷۔